Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 03, Issue 01, Jan-Mar 2025

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

مطالعہ سیرت النبی ﷺ اور عصر حاضر کے تقاضے: ایک تجزیاتی مطالعہ

Study of the life of Prophet (Seerah) and the Demands of the Contemporary Era : An Analytical Study

ABSTRACT

The term "Seerah" refers to the life events, character, and habits of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The word "Seerah" was used even before the Prophet's (PBUH) prophethood; however, its association with his life began some time after the formal initiation of Seerah writing. Today, in all languages, the term Seerah is specifically used to refer to the life of the Prophet Muhammad (PBUH). This term has even been incorporated into English dictionaries with the same meaning. In addition, in the terminology of Islamic sciences and arts, the word Seerah was first used to describe the actions and behaviors of the Prophet (PBUH) in dealing with non-Muslims, in matters of war, peace, and treaties. Early commentators, jurists, hadith scholars, and biographers of the Prophet used the term Seerah in this sense. The Prophet Muhammad (PBUH) is the only personality whose noble efforts brought about such a profound revolution that his teachings transformed people's hearts, minds, habits, and even the entire system of life. There is no aspect of life that is devoid of his guidance. The major cause of the chaos and disarray in the contemporary world is the distance from the Quran and Sunnah. In conclusion, every individual of the Muslim Ummah, regardless of their class or field, must familiarize themselves with the pure teachings of the Prophet (PBUH), strengthen their connection to him, and cultivate love for the Messenger (PBUH) within themselves. The Seerah of the Prophet (PBUH) is such a vast topic that expressing its essence would require ages, as no amount of praise can truly do justice to his exalted status. The Prophet (PBUH) was a teacher, a ruler, an interpreter, a lawgiver, and a judge. In all these capacities, he was divinely appointed. Therefore, it is obligatory for every Muslim to follow him in all these roles. This adherence will manifest in our lives only when we study the blessed Seerah of the Prophet (PBUH) in depth. Every aspect of life—be it acts of worship, dealings, social interactions, morality, politics, military strategy, governance, or justice—has been illuminated by the Prophet's (PBUH) perfect and exemplary guidance. Whether it pertains to individual life or collective matters, he left behind a flawless model for every situation and aspect of life.

***Keywords**: Seerah, Prophet Muhammad (PBUH), Life events, Character and habits, Islamic sciences, Revolution, Quran and Sunnah, Muslim Ummah, Acts of worship, Social interactions, Morality.*

AUTHORS

Alina Shakeel*
Lecturer of Islamic Studies, SBKWU Quetta:
Binteshakeel2017@gmail.com

Abida Fazal**
PhD Scholar Islamic Studies, AIU, Quetta:
Abdafazal30@gmail.com

Syed Ateequllah Agha***
Lecturer of Islamic Studies, Alhamd Islamic University, Quetta:
syed.ateequllah@alhamd.pk

Date of Submission: 15-12-2024
Acceptance: 11-01-2025
Publishing: 15-01-2025

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

Correspondence Author:
Alina Shakeel* *Lecturer of Islamic Studies, SBKWU Quetta.*

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے انبیاءؑ کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع کیا جو مختلف مراحل طے کرتا ہوا حضرت عیسیٰؑ تک پہنچا اور پھر آپ ﷺ کی بعثت و رسالت نے اس سلسلہ کو عروج و کمال عطا کیا اور آپ ﷺ کی نبوت سے قصر نبوت کی تکمیل ہوئی۔ علم سیرت ایک لا متناہی اور متلاطم سمندر ہے۔ علم سیرت محض ایک شخصیت کی سوانح عمری نہیں ہے بلکہ یہ ایک تہذیب، ایک تمدن، ایک قوم، ایک ملت اور ایک پیغام الٰہی کا آغاز اور ارتقاء کی ایک انتہائی اہم، انتہائی دلچسپ اور انتہائی مفید داستان ہے۔ سیرت ہی ایک ایسا دریائے متلاطم ہے جس کے درہائے ناسفتہ لامتناہی ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر محمود احمد غازی رقم طراز ہیں کہ آپ نے یہ اعتراف کیا تھا:

آپ ﷺ کے سیرت نگاروں کا سلسلہ لامتناہی ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل عزت اور باعث شرف ہے۔[1]

رحمۃ العالمین ﷺ پر ہی رب العالمین نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید اتاری اور اس کی حفاظت کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس کی حفاظت کا وعدہ اس صورت میں بھی پورا ہوا کہ نہ صرف اس کے الفاظ و معانی کی حفاظت کی گئی بلکہ اس کی عملی شکل، ہیئت اور تصویر آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ایک ایک لمحہ کی حفاظت کی گئی۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال و اعمال اور آپ ﷺ کی سیرت و حیات کی حفاظت کے لئے لاکھوں راویوں کے احوال کتب میں محفوظ ہوگئے۔ آپ ﷺ کے وصال کو چودہ سو برس سے زائد ہو چکے ہیں اور آج بھی نبی کریم ﷺ کی سیرت پر لکھنا ہر امتی اپنی سعادت سمجھتا ہے اور آپ ﷺ کی سیرت و حیات پر اس قدر کتب اتنی زبانوں میں تالیف کی گئی ہیں کہ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

سیرت یعنی حضور ﷺ کا رویہ اور طریقہ کار گویا قرآن مجید پر عمل کرنے کا طریقہ کار ہے اگر قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے اور انسانوں کے لئے باعث عمل ہے تو اس پر عمل کرنے کا طریقہ کار بھی انسانوں کے سامنے آنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے محض نظری ہدایت پر اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ اپنی رحمت کاملہ سے ایک عملی نمونہ بھی مبعوث فرمایا ہے جس کی مبارک زندگی کو آج ہم سیرت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ قرآن پر عمل کرنے کا طریقہ کار اور قرآن مجسم کا رویہ جو قرآن نے کہا وہ حضور ﷺ نے کیا اور حضور ﷺ نے کیا وہ قرآن نے کہا ان دونوں میں گہری نسبت پائی جاتی ہے بلکہ بارہا ایسا بھی ہوا کہ جو حضور ﷺ نے چاہا وہ قرآن نے کہا اس کی مثالیں بھی خود قرآن پاک میں موجود ہیں:

قَدۡ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِۖ۔[2]

آپ ﷺ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میرے دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کا بنایا ہوا بیت اللہ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قبلہ قرار پائے اور قرآن نے اس خواہش کو بھی ریکارڈ کر دیا حالانکہ اس کے بغیر بھی تحویل قبلہ کی یہ بات ہو سکتی تھی اور بیت اللہ کی طرف رخ کا حکم دیا جا سکتا تھا لیکن قرآن میں یہ وضاحت کیا جانا کہ ہم آسمان کی طرف آپ کے چہرے کا بار بار اٹھنا دیکھتے ہیں، اس بات کی دلیل ہے کہ تحویل قبلہ کے باب میں حضور ﷺ کی خواہش کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مشیت کا تقاضا تھا۔

لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ لِّمَن كَانَ يَرۡجُواْ ٱللَّهَ وَٱلۡيَوۡمَ ٱلۡأٓخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرٗا[3]

تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو"

---

[1] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، ۲۰۰۷ء، محاضرات سیرت ﷺ، لاہور، ص: ۴۴

[2] سورۃ البقرۃ: ۲: ۱۴۴

[3] سورۃ الاحزاب: ۳۳: ۲۱

اتباع کے لفظی معانی پیچھے پیچھے چلنا کے ہیں جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ رسول ﷺ کی دل و جان سے اطاعت کی جائے اور آپ ﷺ کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کیا جائے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو پیشوا مقرر کیا تھا اور آپ ﷺ کی پیروی و تقلید کو مسلمانوں کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص رسول کو نمونہ تقلید نہیں سمجھتا وہ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی رقم طراز ہیں:

اتباع کا دائرہ اطاعت کے دائرے سے زیادہ وسیع ہے اطاعت کے دائرے میں تو عموماً وہی باتیں آتی ہیں جن کی حثیت احکام و واجبات اور اوامر و نواہی کی ہو لیکن اتباع کے دائرے میں مستحبات اور نوافل بھی آجاتے ہیں پھر اطاعت بعض حالات میں محض ظاہری اور رسمی بھی ہو سکتی ہے لیکن اتباع میں متبوع کے لئے عقیدت اور احترام کا جذبہ پایا جانا ضروری ہے۔"۔[4]

جب بھی رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے تو ہمارے سامنے دو مختلف جہتیں ہوتی ہیں کیونکہ ضرورت و اہمیت کی ایک سطح مسلمانوں کے لئے ہے اور ایک سطح غیر مسلموں کے لئے ہے اگر بات مسلمانوں کی ضرورت کی ہو تو مسلمان کا دین تو بغیر سیرت طیبہ کے مطالعے اور اس پر عمل کئے بغیر نامکمل ہے جبکہ غیر مسلموں کا مطالعہ سیرت کے اسباب و محرکات دوسرے ہوتے ہیں جن میں عمومی طور پر ان کے دنیاوی مقاصد زیادہ پنہاں ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

" دور جدید میں سیرت کی اہمیت کے بعض نئے پہلو اور بعض نئی جہتیں ہمارے سامنے آتی ہیں، سیرت کے مطالعہ کی تہذیبی اہمیت بھی، بین الاقوامی اہمیت بھی ہے، سیرت کے مطالعہ کی علمی اور تاریخی اہمیت بھی ہے اس کی وجہ سے دور جدید کو چاہے وہ مسلمانوں پر مشتمل ہو یا غیر مسلموں پر سنجیدگی سے مطالعہ کرنا چاہئے۔[5]

مطالعہ سیرت کی ضرورت مسلمانوں کے لئے کیوں ہے؟

اس پر شاعد بہت زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے کیونکہ ہر ایک مسلمان حضور ﷺ کی ذات کو قانون اور شریعت کا ماخذ سمجھتا ہے اور یہ بات مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہی میں نجات ہے ۔ "وَإِن تُطِيعُوهُ تَهۡتَدُواْۚ"[6] یعنی ہدایت کا ذریعہ صرف اور صرف اطاعت نبوی ﷺ ہے۔ اگر کسی مسلمان کے لئے کوئی اسوہ حسنہ ہے تو وہ صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ رب العالمین نے رحمت العالمین کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپ ﷺ کی زندگی کے ایک ایک لمحے کو ہمارے سامنے محفوظ رکھا ہے۔ سیرت کی ضرورت و اہمیت تو بے پناہ ہے لیکن یہاں پر چند اہم امور پر روشنی ڈالی جائے گی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔:

1۔ حب رسول ﷺ شرط ایمان:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین۔ [7]

---

[4] محمد عبدالعلی اچکزئی، ڈاکٹر، روضۃ السیرۃ، ۲۰۱۱ء، کوئٹہ، ص:۱۱

[5] محولہ بالا "محاضرات سیرت ﷺ"، ص:۱۵۔

[6] سورہ نور:54

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل، ۲۰۰۵ء، صحیح البخاری، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، "کتاب الایمان"، ج:۱، باب: حب رسول ﷺ، ص:۶۷ حدیث نمبر:۱۵۔

عشق رسول ﷺ انسان سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کو اسوہ رسول ﷺ کے تابع بنائے کسی معاملے میں اپنی رائے اور ارادے کو باقی نہ رکھے ہمیشہ اس کے پیش نظر یہ بات ہو زندگی کے ہر معاملے میں آپ ﷺ کا عمل اور حکم کیا تھا اور ان تمام امور کے لئے سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ اور اس سے گہری آگاہی نہایت ضروری ہے اور نبوت ور سالت کے عقیدے کا لازمی جزو پیارے نبی ﷺ سے والہانہ عشق و محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی ہے اور کامل محبت کے بغیر تو اطاعت و فرمانبرداری کی منزلیں طے ہو ہی نہیں سکتیں ہیں۔ آپ ﷺ کا اتباع کامل اور آپ ﷺ کی ذات گرامی سے محبت باری تعالیٰ سے محبت کا ایک مظہر "قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ "[8]۔ اسلام کی ساری روحانی تعلیم کا اصل الاصول ہے۔ حضور کا اتباع، ذات باری تعالیٰ سے محبت کا واحد طریقہ اور واحد ثبوت ہے یہ ایک ایسی کنجی ہے جو قرآن پاک نے روحانی کامیابی کے لئے دی ہے اور جو سیرت کے مطالعہ کو انسانوں کے لئے ناگزیر کرتی ہے۔

۲۔ کان خلقہ القرآن (آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا):۸۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے ایک بار کسی نے پوچھا کہ اماں جان رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ آپؓ نے جواباً فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ پوچھنے والے نے عرض کیا: جی ہاں پڑھا ہے۔ ارشاد ہوا کان خلقہ القرآن، آپ ﷺ کے اخلاق عین قرآن تھے یعنی وہی کچھ تھے جو قرآن میں لکھا ہوا ہے لہذا قرآن مجید اگر قرآن مجید صامت یعنی خاموش قرآن ہے تو حضور ﷺ کا وجود گرامی قرآن ناطق ہے اگر قرآن صامت کے عجائب و غرائب کیسے متناہی ہو سکتے ہیں وہ بھی لامتناہی ہیں۔ سیرت یعنی حضور ﷺ کا رویہ اور طریقہ کار گویا قرآن مجید پر عمل کرنے کا طریقہ کار ہے۔ اگر قرآن صامت اللہ کی کتاب ہے اور انسانوں کے عمل کرنے کے لئے تو اس پر عمل کرنے کا طریقہ کار بھی انسانوں کے سامنے آنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے ایک عملی نمونہ ہمارے لئے بھیجا ہے جس کو آج ہم سیرت کے نام سے یاد کرتے اور پڑھتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی تو ساری زندگی ہی قرآن پاک کی تفسیر تھی کیونکہ آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں تو قرآن کہتا ہے کہ "وانک لعلیٰ خلق عظیم" بے شک آپ ﷺ حسن اخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہیں"۔[9]

رسول اللہ ﷺ کا امی ہونا فی الحقیقت ایک بہت بڑا معجزہ تھا۔ ماضی اور مستقبل کی پیش گوئیاں اور اس قدر فصاحت و بلاغت والا قرآن ایک امی نبی کی زبان سے ادا ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی کیونکہ اگر انہوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہوتی تو لوگ کہہ سکتے تھے کہ یہ ان کے استادوں کا کمال ہے لیکن جب وہ دیکھتے تھے کہ یہ بات اس شخص کی زبان سے ادا ہو رہی ہے جو ان ہی کی قوم میں پیدا ہوا اور ان ہی کے درمیان پلا بڑھا اور ظاہری تعلیم سے بلکل پاک ہے تو ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی تھیں چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور پھر آپ ﷺ کو تمام جہانوں کا علم عطا کر کے کائنات کا سب سے بڑا معلم بنایا اور آپ ﷺ نے دنیا والوں کو علوم الٰہی سے روشناس فرمایا اور یہ آپ ﷺ کی عظیم خصوصیت ہے۔ اور آپ ﷺ کی تمام خصوصیات آپ ﷺ کے خلق عظیم کے پہلو کو اجاگر کرتی ہیں آپ ﷺ کے اخلاق مبارکہ کو اپنانے کے لئے سیرت النبوی ﷺ کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

---

[8] سورۃ آل عمران:۳:۳۱

[9] مسلم، الحجاج قشیری نیشاپوری، "س ن، صحیح مسلم، "کتاب الصلاۃ المسافرین وقصریا، حدیث نمبر:۷۴۶

الہامی کتب اور آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ

جدید مغربی مفکرین کی تحقیق کے مطابق تورات کے موجودہ دستیاب متن میں ابہام اور آمیزش کے ساتھ ساتھ عدم مطابقت رکھنے والی باتیں شامل ہیں لیکن اس کے باوجود آخری نبی ﷺ کی آمد کی پیش گوئی اور یہ کہ آپ ﷺ وہی بات کہیں گے جو اللہ کا حکم ہو گا ابھی تک موجود ہے۔ یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے نبی ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی سیرت وطیبہ کی اہمیت وضرورت کی۔

انجیل کے "عہد نامہ" میں حضرت عیسیٰؑ کی تقریروں سے اقتباسات دیئے گئے ہیں انہوں نے واضح انداز میں کسی اور نبی ﷺ کی آمد کی پیش گوئی کی جو ان کے ادھورے کام کی تکمیل کریں گے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ادھورے کام کی وجہ سے افسردہ تھے اور ان کے یہ الفاظ بائبل میں یسوع مسیح کی الوداعی تقریر کا حصہ ہیں جہاں وہ اپنے شاگردوں کو خوشخبری دے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

میں تم سے بلکل سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے مفاد میں ہے کیونکہ اگر میں نہیں جاؤں گا تو تمہارا مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور جب وہ آئے گا تو وہ اس گناہ آلودہ دنیا کی سرزنش کرے گا مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنا ہیں، اب تم برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ روح صداقت (صادق اکبر ﷺ) آئے گا تو تمہیں تمام ترحق اور سچائی کی رہنمائی کرے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا بلکہ رب تعالیٰ جل شانہ، سے سن کر تمہیں بتائے گا اور میری تعریف کرے گا"۔[10]

الہامی مذاہب میں نبی ﷺ کی آمد کی پیش گوئی کے سلسلے میں اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی کچھ اس طرح سے بھی ہے:

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِيَّ ٱلْأُمِّيَّ ٱلَّذِي يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ [11]

جو لوگ اس رسول ﷺ نبی امی (پڑھے لکھے بغیر علم رکھنے والے) کا اتباع کرتے ہیں، جس کا ذکر وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

احادیث مبارکہ ﷺ:

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ کی خبر کو سنا تو وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کو آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا! اے ابن السلام تم اہل مدینہ کے عالم ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے توریت کو حضرت موسیٰ پر نازل کیا تم میری صفت اللہ کی کتاب میں پاتے ہو؟ حضرت عبد اللہ بن سلام نے عرض کیا: "اسے محمد ﷺ! آپ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ یہ سن کر نبی ﷺ پر کپکپی طاری ہو گئی: قل ھو اللہ، اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد، ولم یکن لہ کفوا احد۔[12] عین اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نے آ کر وحی سنائی۔

حضرت عبد اللہ بن سلام نے عرض کیا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دین کو تمام دینوں پر غالب فرمائے گا اور بلاشبہ میں خدا کی کتاب توریت میں یہ پڑھا ہے کہ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔[13]

---

[10] سورۃ القلم: ۴

[11] سورۃ الاعراف: ۷: ۱۵۷

[12] سورۃ الاخلاص: ۱-۴

[13] Rasool, H. F., Aziz, A., Usman, H. M., & Kiran, M. (2024). Economic Justice in Islam: A Comprehensive Qur'anic Framework for Equity and Social Harmony in Seerah Perspective. *Tanazur*, *5*(4 (a)), 1-16.

لہذا دیگر الہامی کتب میں آپ ﷺ کے نبی بر حق ہونے اور آخری الزمان ہونے کی شہادتیں موجود ہیں اور ان کتب کی یہ نشانیاں یہ دعوت دیتی ہیں کہ سیرت طیبہ کا مطالعہ کر کے راہ نجات حاصل کی جائے۔

عہد حاضر کے مستشرقین اور مطالعہ سیرت:

مستشرق وہ مغربی فرنگی کہلاتا ہے جو مغربی تہذیب اور اسلام کا مطالعہ اس غرض سے کرتا ہے کہ اس میں اعتراضات کر کے لوگوں کو دین سے منتشر کر سکے اور لوگوں میں اسلام اور مغربی تہذیب کے متعلق بہت سے ابہام اور غلط فہمیاں پیدا کی جا سکیں۔ ماضی میں اور عہد حاضر میں ان مستشرقین کی طویل فہرست موجود ہے۔ کچھ مستشرقین نے آپ ﷺ کی سیرت و حدیث مبارکہ پر گہرے اعتراضات بھی کئے ہیں اور ان حضرات کا موقف یہ نظر آتا ہے کہ جب قرآن کریم ایک اصولی کتاب ہے جس میں احکام اصول انداز میں ایجاز و اختصار کے ساتھ بیان ہوئے ہیں جن کی تاویل کرنا آسان ہے جب کہ حدیث میں براہ راست جزئیات پر بحث ہے جن کی تاویل مشکل ہے لہذا راہ فرار اسی میں ہے کہ حدیث کا انکار کیا جائے اور آپ ﷺ کی زندگی میں بہت سے امور پر گہرے اعتراضات اٹھائے جائیں۔ اسی ضمن میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی منکرین حدیث سے سوال کرتے ہیں:

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت اس کی وضاحت کرتی ہے۔ اگر نبی ﷺ کے اقوال و افعال کو حجت نہ مانا جائے تو قرآن کے بہت سے احکام ناقابلِ فہم ہو جائیں گے، کیونکہ قرآن مختصر اور جامع ہے، جبکہ نبی ﷺ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ نبی ﷺ کی سنت قرآن کی تشریح ہے، جیسا کہ قرآن میں آیا ہے:

"وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ"[14]

ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے وضاحت کریں جو ان پر نازل کیا گیا ہے۔"

نبی کی اطاعت کی اہمیت (سے متعلق قرآن میں ہے):

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ .

" ترجمہ: "جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔[15]

اگر نبی کا قول حجت نہیں تو قرآن کیسے حجت ہے۔ قرآن کا کلام الٰہی ہونا بھی تو نبی کے قول سے معلوم ہوا اور نبی کا قول خبر واحد ہے، خبر واحد ظنی ہوتی ہے اور ظن حجت نہیں، قرآن کی آیات اور سورتوں کی ترتیب نبی سے ہی معلوم ہوئی۔ پھر یہ کہ کاتبین قرآن وہی حضرات صحابہ و تابعین ہیں جن کی حدیث معتبر نہیں تو پھر قرآن کیسے معتبر ہو گیا"[16]

اسی ضمن میں ڈاکٹر محمود احمد غازی رقم طراز ہیں:

میں ذاتی طور پر کئی ایسے مغربی حضرات سے واقف ہوں جنہوں نے کسی منفی نیت اور منفی عزائم کے ساتھ اسلام کے مطالعہ کا آغاز کیا لیکن اس منفی نیت کے باوجود اسلام کے پیغام نے ان کو اس طرح اپنی گرفت میں لے لیا کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان بن گئے"[17]

عہد حاضر کا پریشاں حال مسلمان اور ضرورت مطالعہ سیرت:

---

[14] بخاری، محولہ بالا: کتاب المناقب، باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام، حدیث نمبر ۳۳۲۹

[15] سورۃ النحل: ۴۴

[16] Rasool, H. F., Aziz, A., Usman, H. M., & Kiran, M. (2024). Economic Justice in Islam: A Comprehensive Qur'anic Framework for Equity and Social Harmony in Seerah Perspective. *Tanazur*, *5*(4 (a)), 1-16.

[17] کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، ۲۰۰۵ء، سیرت المصطفیٰ، زمزم پبلشرز، کراچی، ج: ۱، ص ۲۲-۱۸

آج کا مسلمان مختلف متضاد و متعارض انتہاء پسندانہ سیاسی و معاشی افکار مثلاً سرمایہ داریت اور اشتراکیت، قومیت اور جمہوریت وغیرہ کے درمیان ذہنی خلفشار کا شکار ہو رہا ہے۔ دوسری طرف مشینی اور صنعتی آسائشوں نے اسے مادی لذت کا پرستار بنا دیا ہے، تیسری طرف ملکی ناسگار حالات اس کے علاوہ گھریلو نااتفاقیوں، رزق کی بے برکتی اور مہنگائی کا طوفان، بے روزگاری وغیرہ جیسے مسائل نے مسلمانوں کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے اور ان تمام مسائل نے اسے ذہنی و قلبی سکون سے محروم کر دیا ہے۔ دور حاضر میں خودکشی عام ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی علمی سیرت کے مطالعے سے ان تمام عوارض کا علاج اور انسان کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کا حل موجود ہے۔ آج دنیا جس امن و سکون اور نجات و سلامتی کے حصول کے لئے مضطرب ہے وہ اسلام میں، قرآن کے پیغام اور صاحب قرآن کے عملی نمونے میں موجود ہے۔ آج مسلمان کو نہ صرف خود اپنی سیرت کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور ان تعلیمات کے عملی نمونے یعنی سیرت النبی ﷺ کو دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر عبد العلی اچکزئی رقم طراز ہیں:

عصر حاضر میں سیرت طیبہ کی اتباع کی اہمیت و ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ آج انسانیت عالمی سطح پر کئی پیچیدہ مسائل میں گھری ہوئی ہے، اقوام متحدہ سے لے کر ہر ملک کی غیر سرکاری سماجی تنظیمات تک ان مسائل کے حل کے لئے پریشان ہیں مگر یہ حقیقت تقویت ایمان کا باعث ہے کہ جو عالمی مسائل موجودہ دور میں پریشانی کا باعث بن رہے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ نے قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کی صورت میں ان کا حل چودہ صدیاں قبل ہی عطا فرما دیا تھا"[18]

نبی ﷺ کی خانگی زندگی اور عہد حاضر میں اس کے مطالعہ کی افادیت:

نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے ایک کھلی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نبوت کے بعد کے آپ ﷺ کی زندگی کے تیرہ سال اور مدنی زندگی دس سال ایک رول ماڈل کی حیثیت سے ہمارے سامنے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ہمیں کسی ایک شعبہ میں نہیں بلکہ زندگی کے ہر گوشے میں ایک نئے وژن کی مہک دکھائی دیتی ہے۔ اور ایک بھرپور تبدیلی اور اصلاح کا پیغام نظر آتا ہے۔ مدینہ منورہ سے باہر توسیع کا عمل سنہ ۲ھ میں غزوہ بدر کے بعد شروع ہوا اور سنہ ۹ھ تبوک کی مہم کو تکمیل کو پہنچا۔ سنہ ۱۰ھ میں خطبہ حجۃ الوداع کے ذریعہ اس تکمیل کا اعلان کر دیا گیا اور نبی ﷺ کی ذات گرامی کا ایک جامع رول ماڈل ہونا ایک ایسی منفرد چیز ہے جو دنیا میں کسی اور شخصیت کو حاصل نہیں ہے۔[19]

آپ ﷺ کی عائلی زندگی کی طرف نظر ڈالیں تو اس کے لئے آپ ﷺ نے مہر کو ضروری قرار دینے کے ساتھ ساتھ بیوی کا خرچ بھی برداشت کرنے کو کہا ہے اور اگر لڑکی کمسن ہے تو باپ کی رضامندی لازمی ہے اور نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ یہ تمام امور دور حاضر میں بھی اتنے ہی اہم اور ضروری ہیں جتنا کہ ماضی میں تھے۔ آپ ﷺ نے طلاق کو ناپسندیدہ فعل قرار دینے کے ساتھ ساتھ جہاں ازدواجی زندگی ناقابل برداشت ہو وہاں طلاق کا ایک مخصوص طریقہ بتایا اور بغیر عدت کی مدت پوری کئے لڑکی نکاح ثانی نہیں کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی خانگی زندگی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک، اپنی اولاد و دامادوں کے ساتھ بہترین سلوک، عفو در گزر کی مثالیں ہمارے لئے بہترین اسوہ حسنہ ہیں۔ عصر حاضر میں برداشت کی کمی گھروں کا اجڑنا، طلاق کی شرح کا بڑھ جانا، خانگی امور میں حدود اللہ سے انحراف اور گھریلو ماحول میں بیوی اور اولاد کے حقوق سے عدم واقفیت اور یک سے زائد بیویوں میں عدل کا فقدان اور باہم لڑائی جھگڑے سیرت طیبہ سے دوری کا نتیجہ ہیں۔

---

18 محولہ بالا، محمود احمد غازی، ڈاکٹر "محاضرات سیرت ﷺ"، ص:۷۲۔

19 Rasool, H. F., Aziz, A., Usman, H. M., & Kiran, M. (2024). Economic Justice in Islam: A Comprehensive Qur'anic Framework for Equity and Social Harmony in Seerah Perspective. *Tanazur*, *5*(4 (a)), 1-16.

نکاح کی حکمت

رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ایک سیاسی اور سماجی حکمت عملی کے تحت کیا تھا، کیونکہ وہ ابوسفیان کی بیٹی تھیں، جو اس وقت اسلام کے شدید مخالف تھے۔

عرب معاشرتی اقدار:

عرب قبائل میں قریبی رشتے داری کی بہت اہمیت تھی۔ ایک شخص کے لیے یہ انتہائی شرمناک تصور کیا جاتا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کے شوہر یا داماد کے خلاف تلوار اٹھائے۔

ابوسفیان کا کردار: اس نکاح کے بعد ابوسفیان نے اسلام کے خلاف کسی بڑی مہم کی قیادت نہیں کی، اور ان کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہوا، جو بعد میں ان کے اسلام قبول کرنے کی راہ ہموار کر گیا۔[20]

مطالعہ سیرت کی تہذیبی ونفسیاتی ضروریات:

اگر سیرت کی تہذیبی اہمیت پر بات کی جائے اور تہذیبوں کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ چیز بہت نمایاں طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ کہ اسلام نے جو تہذیب قائم کی وہ ایک جامع الحضارات تہذیب ہے یہ تمام تہذیبوں کی جامع ہے اور خانہ کعبہ کو "ناف زمین" کہا جاتا ہے اور روئے زمین کے مرکز میں اسلامی تہذیب ہے اور جہاں جہاں اسلامی تہذیب کی پہنچ ہے وہاں سے خانہ کعبہ تک روئے زمین کے ہر علاقے کا فاصلہ تقریباً یکساں ہے۔ اگر ہم اسلام کے علاوہ دوسری تہذیبوں کا مطالعہ کریں تو ان کی اساس کسی مذہبی پیغام، کسی بادشاہ کے فرمان، یا کسی علاقے کے رسوم ورواج کی نوعیت پر ہوگی۔ اسلامی تہذیب کی اساس قرآن وسنت ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کو اپنانا اور اس پر عمل کرنا دور حاضر میں جدیدیت کی اہم کڑی ہے اس میں کسی قسم کا کوئی فرسودہ پن نہیں ہے بلکہ یہ ایک نئی اور پرکشش طرز راہ ہے۔

اسلام کی پہلی شرط اور پہلا رکن کلمہ طیبہ ہے یہ کلمہ آپ ﷺ کی شخصیت کو منوانے، عقیدے کی علامت، اسلام کا امتیازی نشان اور منکرین کے مشرکانہ عقائد پر ضرب بھی لگاتا ہے۔ کلمہ طیبہ میں سات لفظ ہیں تین ایک طرف اور تین دوسری طرف۔ درمیان میں اسم ذات الٰہی "اللہ" ہے اور اللہ رب العزت کی یہ مرکزیت خود اہمیت رکھتی ہے اللہ کے بعد دوسرا لفظ جو آتا ہے وہ "محمد" ہے اور "اللہ و محمد" یہ دونوں لفظ مل کر کلمے کے صوتی مرکزے کو ابھارتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ ہر زمانے، ہر ماحول، ہر خطہ زمین اور ہر عہد کے لوگوں کے لئے ایک خاص معنویت رکھتا ہے۔ اور یہی کلمہ بھی سیرت طیبہ کی بنیاد بھی کہلاتا ہے اگر خدا کی واحدانیت پر کامل یقین ہو اور نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کا گہرا مطالعہ ہو تو دور حاضر کے نفسیاتی مسائل سے چھٹکارا ممکن ہے۔

عہد حاضر میں سیرت طیبہ کا مطالعہ جس قدر ضروری ہے شاعد پہلے بھی اس قدر نہ تھا۔ نفسا نفسی کے اس طوفانی دور میں اگر ہم آپ ﷺ کی زندگی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو ساری برائیوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا۔ آج کی یہ نااتفاقیاں باہم محبتوں میں تبدیل ہو جائیں گی اور اللہ کی رضا بھی ہم سب کو حاصل ہو گی کیونکہ انسانی تاریخ کا کامیاب ترین شخص اگر کوئی کہلا سکتا ہے تو وہ سول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ دنیا میں کوئی انسان اپنی کامیابی کی کمیت اور کیفیت، گہرائی اور گیرائی کے اعتبار سے حضور ﷺ کی نسبت سے ہزارویں حصے میں بھی نہیں رکھا جاسکتا۔ انسانی تاریخ کے دوسرے نامور اور کامیاب لوگوں کے اثرات یا تو کسی خاص علاقے تک محدود ہیں یا کسی خاص فن اور کسی ایک میدان تک محدود ہیں۔

---

[20] محولہ بالا "روضۃ السیرۃ" ص:۱۰۔

ایسے اثرات جو ہر علاقے اور ہر قوم میں موجود ہوں، ہر زبان بولنے والوں میں پائے جاتے ہوں۔ ہر تہذیب و تمدن اور ہر براعظم میں ہوں، زندگی کے ہر پہلو میں ہوں۔ ایسی مثال حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں ہے۔

میرے ہاتھوں اور ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں

میں نے نام محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھا بہت اور چوما بہت